کوئل کا سر ھی روپ ھے ، اور ناری کا روپ پتی برت[۱] ، اور کروپ[۲] منش کا روپ بدیا ، تپسی[۳] کا روپ کشما[۴] ۔

اتنی کتھا کہہ بیتال بولا کہ اے راجا ! ان تینوں میں سے کس کا ست ادھک[۵] ھے ؟ راجا بکر ماجیت نے کہا ، چور کا ست ادھک ھے ۔ بیتال نے کہا کس طرح ؟ راجا نے کہا ، پرش پر اس کی اچھا دیکھ سوامی نے چھوڑا ۔ راجا کا ڈر مان سوم دت نے چھوڑا ۔ اور چور کو چھوڑنے کا کچھ کارن نہ تھا ، اس سے چور ھی پردھان ھے ۔ یہ سن بیتال پھر رکھ میں جا لٹکا ، اور راجا بھی وھاں جا اسے درخت سے اتار ، باندھ ، کاندھے پر رکھ پھر لے چلا ۔

۱۔ عصمت ۔
۲۔ بدصورت ۔
۳۔ درویش ۔
۴۔ معاف کرنا ۔
۵۔ زیادہ ۔

دسویں کہانی[۱]

بیتال بولا اے راجا ! گوڑ دیس میں بردھان ایک نگر ھے ، اور گن شیکھر نام وھاں کا راجا تھا ۔ اس کا منتری ایک سراؤگی ابھے چند نام تھا ، اسی کے سمجھانے سے راجا بھی شراوک دھرم میں آیا ، شو[۲] کی پوجا ، بشو[۳] کی پوجا ، اور گیو دان ، بھومی دان ، پنڈ دان ، جوا اور مدار[۴] ، ان سب کو منع کیا ، نگر میں کوئی کرنے نہ پاوے ، اور ھاڑ گنگا میں کوئی نہ لے جاوے ۔ اور ان باتوں کی دیوان نے بھی راجا سے آگیا لے ڈونڈی نگر میں بھروادی ، کہ جو

۱۔ بارکر : ” بردھان کے راجا گن شیکھر اور اس کے وزیر ابھے چند کی کہانی جس نے اس کو جین دھرم کا پیرو بنا دیا ۔“

۲۔ شو : تمام یگیوں ، راگوں کے مالک ھیں انسانوں اور حیوانوں کو اقبال مندی اور تندرستی بخشتے ھیں ۔ مریضوں کو شفا اور گنہگاروں کو معافی دیتے ھیں ۔ رامائن میں شو کو بڑا دیوتا لکھا ھے ۔ برھماجی اور وشنوجی نے ان کی پرستش کی ۔ شوجی کے پانچ منہ ھیں اور نہایت خوبصورت شکل ھے ۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے ھندو کلاسیکل ڈکشنری)

۳۔ وشنو : تمام روشنی کا ظہور یا معدن وشنوجی ھیں ۔ وشنوجی انسانی شکل میں شیش ناگ کے بستر پر لیٹے ھوئے پانی پر ادھر ادھر تیرتے رھتے ھیں ۔ ایسی حالت میں ان کا نام ” نارائن “ ھے ۔ وشنوجی نیلگوں فام خوبصورت جوان ھیں اور ان کے چار بازو ھیں ۔ ان کی بیوی کا نام شری یا لکشمی ھے ۔ سواری کا جانور گرڑ ھے ۔

۴۔ شراب ۔

کوئی یہ کرم کرے گا اس کا سربس[1] راجا چھین لے ، سزا دے ، شہر سے نکال دے گا ۔

پھر ایک دن دیوان راجا سے کہنے لگا کہ مہاراج ! دھرم کا بچار سنیے ، جو کوئی کسو کا جی لیتا ہے وہ اور جنم میں اس کا بھی جی لیتا ہے ، اسی پاپ سے سنسار میں آن کے منش کا جیون مرن نہیں چھٹتا ، پھر پھر جنم لیتا ہے اور مرتا ہے ، اس سے جگت میں جنم پاکے دھرم بٹورنا منش کو اچت ہے ۔ دیکھیے ، کام ، کرودھ[2] ، لوبھ ، موھ بس ہو برہما وشنو مہادیو[3] کسی نہ کسی طور سے سنسار میں اوتار لے لے آتے ہیں ۔ بلکہ ان سے گائے اچھی ہے ، جو راگ دویش مد کرودھ لوبھ موھ سے رہت ہے ، اور پرجا کی رکشا کرے ہے ، اور اس کے جو پتر ہوتے ہیں ، وے بھی جگت کے جیوون کو بہت طرح سے سکھ دے پالتے ہیں ، اس سے دیوتا اور منی سب گئو کو مانتے ہیں ، اس لیے دیوتاؤں کو ماننا اچھا نہیں ۔ اس جگ میں گائے کو مانیے ، اور ھاتھی سے لگا چونٹی اور پشو پنچھی نر تک ہر ایک جی کی رکشا کرنا دھرم ہے ، جہاں میں اس کے سمان کوئی دھرم نہیں ۔ جو نر برانے مانس کو کھا اپنا مانس بڑھاتے ہیں ، سو انت کال میں نرک بھوگ کرتے ہیں اس سے منش کو اچت یہ ہے ، کہ جی کی رکشا کرے ۔ جو لوگ کہ برانا دکھ نہیں سمجھتے اور غیروں کے جی مار

۱۔ سب کچھ ۔
۲۔ غصہ ۔
۳۔ مہادیو : شوجی کا نام ۔

کھاتے ہیں ، ان کی اس پر تھوی[1] میں عمر کم ہوتی ہے ۔ اور لولے لنگڑے ، کانے ، اندھے ، بونے ، کبڑے ایسے انگ ھین[2] ہو ہو جنم لیتے ہیں ۔ جیسے پشو و پنچھی کے انگ کھاتے ہیں ، ویسے ہی انت اپنے انگ گنواتے ہیں ۔ اور مدپان کرنے سے مہاپاپ ہوتا ہے ، اس سے مدماس کا کھانا اچت نہیں ۔

اس طرح سے دیوان راجا کو اپنے مت کا گیان سمجھا ایسا جین دھرم میں لایا کہ جو یہ کہتا تھا ، وھی راجا کرتا تھا ۔ اور براھمن جوگی جنگم سیبڑا[3] سنیاسی درویش کسی کو نہ مانتا تھا ، اور اسی دھرم سے راج کرتا تھا ۔ ایک دن کال کے بس ہو مر گیا ۔ پھر اس کا بیٹا دھرم دھوج نام گدی پر بیٹھا ، اور راج کرنے لگا ۔ ایک دن اس نے ابھے چند دیوان کو پکڑوا ، سر پر سات چوٹیاں رکھوا ، منہ کالا کروا ، گدھے پر چڑھا ، ڈونڈی بجوا ، نگر کے پھیرے دلوا ، دیس نکالا دیا ، اور اپنا راج نہ کنٹک کیا ۔

ایک دن راجا بسنت رتو میں رانیوں کو ساتھ لے ایک باغ کی سیر کو گیا ۔ اس باغ میں ایک بڑا تالاب تھا ، اور اس میں کنول پھول رہے تھے ۔ راجا اس سروور[4] کی سوبھا دیکھ ، کپڑے اتار ، سنان کرنے کو اترا ۔ ایک پھول توڑ تیر[5] پر آ رانی کے ھاتھ میں دینے لگا ، کہ اس میں ھاتھ

۱۔ زمین ۔
۲۔ معذور ۔
۳۔ بارکر : سیوڑا ۔
۴۔ تالاب ۔
۵۔ کنارے ۔

سے وہ چھٹ کر رانی کے پاؤں پر گرا ، اور اس کی چوٹ سے رانی کا پاؤں ٹوٹ گیا ۔ تب راجا گھبرا کر ایک بارگی باہر نکل اس کی اوشدھ[1] کرنے لگا ، کہ اس میں رات ہوئی ، اور چندرماں نے پرکاش[2] کیا ۔ چاند کی جوت کے پڑتے ہی دوسری رانی کے شریر میں پھپھولے پڑ گئے ، کہ اچانک دور سے کسی گرھستی کے گھر سے موسل کی آواز آئی ، وونہیں تیسری رانی کے سر میں ایسا درد ہوا کہ غش آ گیا ۔

اتنی بات کہہ بیتال بولا اے راجا ! ان تینوں میں اتی سکمار[3] کون ہے ؟ راجا نے کہا ، جس کے منڈ[4] میں پیر ہو مورچھا[5] آئی ، سوئی بہت نازک ہے ۔ یہ بات سن بیتال پھر اسی برکش میں جا لٹکا ، اور راجا وہاں جا ، اسے اتار، گٹھری باندھ ، کاندھے پر رکھ ، لے چلا ۔

۱- دوا ۔
۲- طلوع ۔
۳- نازک ۔
۴- سر ۔
۵- بے ہوش ہوئی ۔

گیارھویں کہانی[1]

بیتال بولا کہ اے راجا ! پنیہ پور نام ایک نگر ہے ، تہاں کا بلبھ نام راجا تھا ، اور اس کے منتری کا نام ستیہ پرکاش ۔ اس منتری کی ستری کا نام لکشمی ۔ اس راجا نے ایک روز اپنے دیوان سے کہا ، جو راجا ہو کر سندر ستری سے عیش نہ کرے تو راج کرنا اس کا نرپھل[2] ہے ۔ یہ بات کہہ دیوان کو راج کا بھار دے آپ سکھ سے عیش کرنے لگا ۔ راج کی چنتا سب چھوڑ دی اور دن رات آنند میں رہنے لگا ۔

اتفاقاً ایک روز وہ منتری اپنے گھر میں اداس بیٹھا تھا ، کہ اس میں اس کی بھاریا[3] نے پوچھا ، سوامی ! ان دنوں آپ کو بہت دربل دیکھتی ہوں ۔ وہ بولا ، نس دن مجھے راج کی چنتا رہتی ہے ، اس سے شریر دربل ہوا ہے ، اور راجا آٹھ پہر اپنے عیش آرام میں رہتا ہے ۔ وہ منتری کی جورو بولی کہ ہے پتی ! بہت دن تم نے راج کاج کیا ، اب تھوڑے دنوں کے لیے راجا سے بدا ہو تیرتھ یاترا کرو ۔

یہ بات اس کی سن چپکا ہو رہا ، پھر جب وہاں سے اٹھا تو وقت دربار کے راجا کے پاس جا ، رخصت لے ، تیرتھ یاترا کرنے نکلا ۔ جاتے جاتے سمدرتیر[4] سیت وندھ رامیشور

۱- بارکر : پنیہ پور کے راجا بلبھ اور اس کے منتری ستیہ پرکاش کی کہانی ۔
۲- فضول ۔
۳- بیوی ۔
۴- ساحل بحر ۔